مولانا عبدالحقؒ سے ملاقات
مدتوں کی آرزؤں کی تکمیل

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے ملاقات میری زندگی کا نہایت تاریخی دن تھا

۲۸ اپریل ۸۴ء کو ملک کے ممتاز اور مایہ ناز ماہر قانون جناب اے کے بروہی صاحب دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے، تشریف آوری کا مقصد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی ملاقات تھی۔ نہایت مخلصانہ جذبات وعقیدت کے ساتھ موصوف کئی گھنٹے دارالعلوم میں رہے، حضرت شیخؒ سے دینی وعلمی مجلسیں رہیں۔ دارالعلوم کے کئی شعبوں کا معائنہ بھی کیا۔ طلبہ نے اس موقعہ پر بروہی صاحب سے تقاضا کیا کہ وہ اپنے ارشادات سے انہیں محظوظ فرمائیں۔ چنانچہ محترم بروہی صاحب نے اپنی تقریر میں وقت کے اہم مسائل پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ حضرت شیخ الحدیثؒ نے اس تقریب میں جناب بروہی صاحب کے علم وفضل، قانونی مہارت کے ساتھ ساتھ اسلامی جذبات اور اسلام کی ترجمانی کے مساعی کو سراہا اور بروہی صاحب کو اس جانب توجہ دلائی کہ آپ جیسے جدید تعلیمیافتہ حضرات اگر اسلامی قانون کی قدر وقیمت کو غیروں کے سامنے نمایاں کرتے رہیں گے تو علماء سے زیادہ اچھے نتائج سامنے آسکیں گے۔ آپ لوگ اسلام کی حقانیت ثابت کر کے اتمام حجت کر سکتے ہیں، اور میری دعا ہے کہ آپ اسی جذبہ، اسی جرأت اور صراحت کے ساتھ اسلام کی ترجمانی کرتے رہیں۔ (ادارہ)

جناب اے کے بروہی صاحب نے خطبۂ مسنونہ کے بعد کہا حضور والا! میں حضرت (مولانا عبدالحقؒ) کی خدمت میں صرف قدم بوسی کا شرف حاصل کرنے حاضر ہوا تھا، اور یہ میری زندگی کا ایک نہایت تاریخی دن ہے اور مدتوں کی آرزوؤں کی تکمیل ہے، مگر مجھے خیال نہیں تھا کہ میرے اوپر حکم بھی نافذ ہوگا کہ چند کلمات پیش کرسکوں ــــ مگر الامر فوق الادب کے ماتحت اور یہ کہ اب اطاعت کے درجے حاصل کرسکوں، حضرت مولانا صاحب کے حکم پر چند کلمات پیش کرنا چاہتا ہوں، میری مادری زبان سندھی ہے اور تعلیم ساری انگریزی میں ہوئی۔ تو خیالات جو وارد ہوتے ہیں تو انگریزی کا جامہ پہن کر تاہم کوشش کروں گا کہ انہیں اردو کا جامہ پہنا سکوں......
حضرات! میں نے حضرت مولانا کی اطاعت کی ہے اور کچھ کہا ہے، مگر میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ میں ان صاحب (حضرت شیخ الحدیثؒ) کے سامنے کچھ عرض کرسکوں۔ صرف اتنا عرض ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے دین کے بارہ میں کہا گیا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ــــ اب اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بھی کوئی دوسرا پیغمبر آسکے گا تو خدا کے لیے مجھے بتلائیے کہ کاہے کے لیے آئے گا، اس کی کیا ضرورت ہے؟ جبکہ دین ہر طرح مکمل ہو چکا ہے۔ تو گویا تو خدانخواستہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ غلط ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو پھر دو تین اور پیغمبر شوق سے کھڑا کیجئے، لیکن اگر تکمیل ہے تو کسی اور کو کھڑا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔